کیا یا رسول اللہ! پانی حاضر ہے۔ فرمایا کیا معلوم اس تک پہنچ سکوں گا یا نہیں"

روایت ہے کہ آپ نے تین لکڑیاں لیں ایک شانہ سامنے اور دوسری پہلو کی طرف گاڑی اور تیسری کو دور پھینک دیا پھر اصحاب سے فرمایا جانتے ہو کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کی اللہ اور رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا" یہ انسان ہے اور یہ موت ہے اور وہ اُمید ہے۔ ابن آدم اُسے سینے سے لگائے رہتا ہے اور موت سے گھبراتا ہے اُمید سے نہیں"

○

فصل

سکراتِ موت

اگر ابن آدم کے سامنے کوئی خوف سوائے سکراتِ موت کے نہ ہوتا تو اُسے کوئی بھی عیش اچھا نہ لگتا۔ موت اس لائق ہے کہ انسان اس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ سوچے اور اچھی طرح تیاری کرے جیسا کہ بعض حکماء نے کہا ہے" موت دوسرے کے ہاتھوں میں ہے تجھے کیا پتا کب آن دبائے"

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا" ایک بات ایسی ہے کہ تجھے معلوم نہیں کب سابقہ پڑ جائے ان کے لیے اس کے اچانک حملے سے پہلے مستعد رہ، تعجب ہے کہ اگر کسی آدمی کو یہ معلوم ہو جائے کہ سپاہی آکر اُسے پانچ لکڑیاں مارے گا تو عیش کمدر ہو جائے گا اور ہر وقت اس کا منتظر رہے گا مگر موت کی پرواہ نہیں کرتا حالانکہ ہر لحظہ ملک الموت آسکتا ہے"

معلوم ہونا چاہیئے کہ سکراتِ موت کی تکلیف کو مردہ ہی جان سکتا ہے، جس نے یہ مزہ نہیں چکھا وہ ان آلام پر قیاس کر سکتا ہے جن سے سابقہ پڑا ہے یا کسی مردے کی حالت سے اندازہ لگا سکتا ہے، البتہ آلام کا اثر رُوح تک بہت کم پہنچتا ہے مگر موت کا صدمہ رُوح پر پڑتا ہے اور اس کی شدت سارے اعضاء پر ظاہر ہوتی ہے تو موت کتنی تکلیف دہ ہوگی دیکھتے

Marfat.com

[illegible] جب روح جسم سے جدا ہوتی ہے تو روح کو کیسی تکلیف ہوتی ہے کہ مرنے کو زیادہ چیخ پکار کرتا ہے مگر اس وقت نہیں مانتا کیونکہ تمام قلب اور سارے اعضاء کو گھیر لیتی ہے اور ساری قوتیں زائل ہو جاتی ہیں لہٰذا وہ چیخ پکار نہیں کر سکتا، عقل پریشان ہو جاتی ہے، زبان گنگ اور اطراف بیکار پڑ جاتے ہیں۔ نہ وہ چاہتا ہے کہ چلائے مگر قادر نہیں ہوتا دیکھو رنگ بدل جاتا ہے اور وہ منی کے رنگ کا ہو جاتا ہے ہر رگ سے روح کھینچی جاتی ہے پھر ہر عضو مرجھاتا ہے۔ پہلے پاؤں پر ماتھے پر ہاتھوں پر ٹھنڈ سی پڑ جاتی ہیں ہر کرامات اور حسرت طاری ہو جاتی ہے حتیٰ کہ جان حلقوم تک آ جاتی ہے تو امید منقطع ہو جاتی ہے اور توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

علیہ السلام نے فرمایا ہے انسان کی توبہ دم گلے میں پڑنے سے پہلے تک مقبول ہوتی ہے۔

حضرت حسن فرماتے ہیں۔ رسول اللہ کے سامنے موت اور اس کی تکالیف کا بیان کیا گیا تو فرمایا بعد تین سو مرنے والوں کے دانوں کے تکلیف ہوتی ہے۔

ابن آدم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جب مومن کے لیے کوئی درجہ رہ جاتا ہے جس تک وہ اپنے عمل سے نہ پہنچ سکا تو موت سخت کر دی جاتی ہے تاکہ اس درجہ تک پہنچ جائے اور اگر کافر کوئی نیک کام کرتا ہے جس کی جزا اسے نہیں ملی تو موت کو آسان کر دیا جاتا ہے تاکہ اس کی نیکی کا ثواب مکمل ہو جائے اور وہ جہنم رسید ہو سکے۔

ایک شخص کثر مرنے والوں سے پوچھا کرتا موت کو کیسا پاتے ہو؟ جب وہ خود بیمار پڑا تو اس سے دریافت کیا گیا کیا حال ہے؟ تو کہا گویا آسمان زمین پر آن پڑا ہے اور میری روح سوئی کے ناکے سے گزر رہی ہے۔"

علیہ السلام نے فرمایا، "اچانک موت مومن کے لیے راحت اور فاجر کے لیے زحمت ہے:

موت کی دوسری مصیبت ملک الموت کی صورت اور اس کا خوف ہے، روایت ہے کہ خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک الموت سے کہا کیا مجھے وہ صورت دکھا سکتے ہو جس سے فاجر کی روح قبض کرتے ہو؟ کہا آپ دیکھ نہ سکیں گے پھر کہا منہ پھیر لیجئے میں نے منہ پھیر لیا پھر دیکھا تو کیا دیکھتے ہیں ایک کالا کلوٹا، کھڑے بال والا، بدبودار، سیاہ کپڑے پہنے کھڑا ہے منہ اور نتھنوں سے دھواں اور آگ نکل رہی ہے تو ابراہیم بے ہوش ہو گئے پھر افاقہ پایا تو ملک الموت کو اصلی صورت میں دیکھا، فرمایا اے ملک الموت! اگر فاجر کو موت کے وقت کوئی بھی تکلیف نہ

Marfat.com

ہوتی تو یہ سی صورت ہی کافی تھی۔

ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ نے فرمایا: داؤد بڑے غیور تھے، جب گھر سے برآمد ہوتے تو دروازہ بند کر دیتے ایک دن دروازہ بند کر دیا اور چلے گئے۔ ان کی بیوی نے دیکھا کہ گھر میں ایک آدمی ہے پوچھا مجھے کس نے اندر داخل کیا؟ اگر داؤد نے دیکھ لیا تو انھیں بڑی تکلیف ہوگی۔ اتنے میں داؤد آ گئے دیکھا تو پوچھا تو کون ہے؟ کہا میں وہ ہوں جو بادشاہوں سے نہیں ڈرتا اور کوئی حجاب مجھے روک نہیں سکتا، فرمایا تو بخدا ملک الموت ہے اور وہیں گل اوڑھ کر بیٹھ گئے۔

روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ ایک کھوپری کے پاس سے گزرے تو اسے ٹھوکر مار دی اور کہا اذن الٰہی سے بول اس نے کہا، اے روح اللہ! میں فلاں زمانے کا فلاں بادشاہ ہوں، ایک شخص آیا میں تاج پہنے بیٹھا تھا، میرے اردگرد لشکر اور خدم وحشم تھے کہ ملک الموت آ گیا تو میرا جوڑ جوڑ ہل گیا اور میری روح پرواز کر گئی کاش وہ لاڈ پیار نہ ہوتا اور کاش وہ نفس وحشت ہوتا۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ابراہیم بڑے غیور تھے، ایک حجرے میں عبادت کیا کرتے تھے، جب نکلتے تو بند کر دیتے، ایک دن آئے تو ایک شخص کو بیچ میں بیٹھے دیکھا، پوچھا تمھیں یہاں کس نے داخل کیا؟ وہ بولا اس نے جو تجھ سے اور مجھ سے زیادہ طاقتور ہے۔ انھوں نے دریافت کیا، تو کونسا فرشتہ ہے؟ وہ بولا ملک الموت۔ فرمایا کیا مجھے وہ صورت دکھا سکتا ہے جس سے تو مومن کی روح قبض کیا کرتا ہے؟ کہا ہاں پھر ذرا ہٹا اور پھر سامنے آیا تو دیکھا ایک خوب رو، خوش پوشاک، خوشبو والا نوجوان ہے فرمایا اے ملک الموت! اگر مومن کو موت کے وقت یہی صورت نصیب ہو جائے تو یہی کافی ہے۔

موت کی ہولناکیوں میں سے ایک کراماً کاتبین کا دیکھنا ہے، وہیب کہتے ہیں، ہمیں معلوم ہوا ہے کہ جب بھی کوئی مرتا ہے کراماً کاتبین کو ضرور دیکھتا ہے اگر فرمانبردار بندہ ہوتا ہے تو کہتے ہیں، اللہ تجھے ہماری طرف سے ہر جزائے خیر دے۔ اور اگر فاجر ہوتا ہے تو کہتے ہیں، خدا تجھے جزائے خیر نہ دے کیونکہ تو نے ہمیں بہت سی بری مجلسوں میں بٹھایا اور بری باتیں سنوائیں اسی لیے مردہ انھیں آنکھیں پھاڑ کر دیکھتا ہے۔"

تیسری بڑی مصیبت یہ ہے کہ گنہگار جہنم میں اپنا ٹھکانا دیکھ لیتے ہیں۔ وہ ڈرتے ہیں اور جب تک روح نہیں نکلتی تاوقتیکہ ملک الموت سے یہ نہ سن لے، اے دشمن خدا تجھے آگ کی بشارت

Marfat.com

تو نہیں آواز سنتا ہے۔ اے ولی اللہ! جنت کی بشارت ہو۔

علیہ السلام نے فرمایا ہے: "تم میں کوئی بھی جنت سے نہیں نکلے گا جب تک کہ یہ نہ جانے کہاں ٹھکانا ہے اور جب تک کہ جنت یا نار میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔"

مرنے والے کو کیا چاہیئے

مرنے والے کو چاہیئے کہ اطمینان و سکون سے رہے۔ زبان پر کلمۂ شہادت جاری ہو اور قلب سے اللہ تعالیٰ کے رحمت کا گمان رکھے، اس کی بخشش کی امید رکھے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے: "موت کا تین وقت انتظار کرو، جب مرنے والے کی پیشانی پسینہ آلود ہو جائے، آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں اور ہونٹ خشک ہو جائیں۔"

حضرت ابو سعید خدری نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا "اپنے مُردوں کو لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرو۔" مذیفہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ اس سے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں "میں نے رسول اللہ سے سنا، فرماتے تھے ایک شخص کے پاس ملک الموت آیا تو اس کے دل کو ٹٹولا وہ بالکل خالی تھا تو اس کے دونوں گال چیر دیئے، دیکھا کہ زبان تالو سے لگی ہوئی ہے اور وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ رہا ہے تو اسے اس کلمۂ اخلاص کی وجہ سے بخش دیا گیا۔"

تلقین کے وقت نرمی چاہیئے شاید ضعف کی وجہ سے زبان ہل نہ سکے، ہو سکتا ہے اصرار اسے ناگوار گزرے۔ اللہ کے ساتھ حسنِ ظن مستحب ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں لہٰذا میرے بارے میں اچھا گمان کرنا چاہیئے۔"

آخری حسرت

حضرت وہب بن منبہ کہتے ہیں "ایک بادشاہ نے ایک سرزمین کا رُخ کیا تو اچھے اچھے کپڑے منگانے مگر پسند نہ آئے پھر کئی بار واپس کیے اور جو پسند آئے وہ پہنے پھر گھوڑوں کے ساتھ ایسا ہی کیا ابلیس آیا اور تکبر سے بھر گیا، لاؤ لشکر کے ساتھ روانہ ہوا تو تکبر کی وجہ سے لوگوں کی طرف نہ دیکھتا تھا۔ ایک شخص پھٹے پرانے کپڑوں میں آیا اور سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب نہ دیا تو اس نے لگام پکڑ لی، بولا چھوڑ دے تو نے بڑی جہالت کی ہے، وہ بولا آپ سے کام ہے، کہا صبر کر ذرا نیچے اتروں وہ بولا نہیں ابھی، مجھے بات کرنا ہے، اس نے سر جھکایا تو بولا میں ملک الموت ہوں، بادشاہ کا رنگ بدل گیا اور زبان رُک گئی بولا مجھے ذرا مہلت دے کہ گھر ہو آؤں، ضروری کام کر لوں اور گھر والوں

Marfat.com

کو رخصت کرلوں۔ ملک الموت نے کہا، واللہ تو اپنے گھر، برادر، مال اور باپ کو کبھی نہ دیکھ سکے گا اور روح قبض کرلی۔ بادشاہ کڑی کی طرح گر پڑا۔

پھر اسی حال میں ایک عابد نے پاس کیا سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دیا بولا مجھے تجھ سے کام ہے۔ عابد نے کہا بیان کر۔ وہ بولا میں ملک الموت ہوں عابد بولا مرحبا، بڑی دیر سے تشریف لائے۔ مجھے تو آپ کا بڑا ہی اشتیاق تھا ملک الموت نے کہا، جس کام سے نکلے تجھے پورا کرلو۔ عابد نے کہا اللہ کی ملاقات سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں۔ ملک الموت نے کہا جس حالت کو پسند کرو اس میں روح قبض کرلوں، وہ بولا وضو کرکے نماز پڑھنے دے جب سجدے میں جاؤں تو روح قبض کرلینا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔"

بکر بن عبداللہ مزنی نے بیان کیا ہے کہ بنو اسرائیل کے ایک آدمی نے بہت سا مال جمع کیا مرنے لگا تو لڑکوں سے بولا سارے مال دکھاؤ وہ گھوڑے اونٹ اور غلام باندیاں لائے دیکھا تو حسرت سے رونے لگا۔ ملک الموت نے روتے دیکھا تو پوچھا کیوں روتا ہے؟ قسم نجدا میں یہاں سے نہ ہٹوں گا جب تک کہ تیری روح اور تیرے مال میں جدائی نہ ڈال دوں وہ کہنے لگا مجھے مہلت دے کہ تقسیم کرسکوں ملک الموت نے کہا پہلے نہ سوچا اب تو وقت گزر چکا اور روح قبض کرلی۔"

وفاتِ رسول وخلفؓ

رسول اللہ کی زندگی و وفات دونوں میں ہمارے لیے اسوۂ حسنہ ہے، جب آپ ہی فوت ہوچکے تو کوئی کیسے بچ سکتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "کیا اگر آپ وفات پاگئے تو وہ ہمیشہ رہ جائیں گے؟ کل نفس کو موت کا مزا چکھنا ہے۔"

ابن مسعود کہتے ہیں ہم رسول اللہ کی خدمت میں ام عائشہ کے گھر میں وفاتِ رسول کے وقت گئے۔ آپ نے ہماری طرف دیکھا تو آنکھوں میں آنسو ڈبڈا آئے پھر فرمایا "مرحبا اللہ تمہیں زندہ رکھے، اپنی پناہ میں رکھے اور تمہاری مدد کرے، میں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اس کی طرف سے نذیر ہوں کہ اللہ کے بندوں اور اس کے شہروں کے ساتھ تکبر کا برتاؤ نہ کرنا، موت قریب آچکی ہے اور اللہ، سدرۃ المنتہیٰ، جنت الماویٰ اور بھرپور جام کی طرف لوٹتا ہے، اپنے اور بعد میں دین میں داخل ہونے والوں کو میرا سلام پہنچا دینا۔"

روایت ہے کہ آپ نے جبرئیل سے فرمایا "میرے بعد میری امت کے لیے کون رہے گا؟"

تو اللہ نے جبرئیل کی طرف وحی بھیجی کہ میرے دوست کو بشارت دے کر میں اُمت کے بارے میں اس کی مدد نہیں چھوڑوں گا اور یہ کہ وہ سب سے پہلے زمین سے برآمد ہوں گے اور ان کے سردار ہوں گے جبکہ لوگ اٹھائے جائیں گے اور جمع کیے جائیں گے جنت دوسروں پر حرام ہوگی جب تک کہ اس کی اُمت داخل نہ ہو جائے گی۔ آپ نے فرمایا اب میری آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں۔

روایت ہے کہ عائشہ نے فرمایا رسول اللہ کی وفات میرے حجرے میں ہوئی۔ میری نوبت کے دن میری گود میں اللہ نے دم نزع میرے اور ان کے لعاب دہن کو یکجا کیا، میرے بھائی عبدالرحمٰن آئے ان کے ہاتھ میں مسواک تھی آپ اُسے دیکھنے لگے، میں سمجھ گئی کہ آپ کو پسند ہے، دریافت کیا کیا آپ کو پسند ہے، تو آپ نے سر سے اشارہ کیا میں نے ان سے لے کر دے دیا آپ نے اُسے دہن مبارک میں داخل کیا تو سخت معلوم ہوا میں نے کہا میں نرم کر دوں، حضور نے سر سے اشارہ فرمایا میں نے اُسے نرم کر دیا، سامنے پانی کا لوٹا دھرا تھا تو آپ اس میں دست مبارک داخل کرنے لگے اور فرمانے لگے لا الہ الا اللہ موت کے سکرات بڑے ہیں۔ پھر ہاتھ بلند کیے اور کہا الرفیق الاعلیٰ الرفیق الاعلیٰ، میں نے کہا: اب تو واللہ وہ ہم لوگوں کو پسند نہیں فرمائیں گے۔

ابن مسعود روایت کرتے ہیں کہ نبی نے حضرت ابوبکر سے فرمایا اے ابوبکر! سوال کر انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! موت قریب آگئی ہے، فرمایا قریب اور بہت قریب، ابوبکر صدیق نے فرمایا، یا رسول اللہ! آپ کو مبارک ہو وہ مرتبہ جو پروردگار کے ہاں ہے، کاش ہمیں بھی اپنے انجام کا علم ہوتا تو فرمایا، الی اللہ والی سدرۃ المنتہیٰ، ثم الی جنۃ الماویٰ والفردوس الاعلیٰ والکاس الاوفی والرفیق الاعلیٰ والحظ والعیش، الھنا۔ حضرت ابوبکر نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ کو کون غسل دے گا؟ فرمایا، میرے اہل بیت سے جو مرد سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ ہم نے کہا کفن کس چیز میں دیں؟ فرمایا، میرے انہی کپڑوں میں، یمنی چادر اور مصری قباطی میں، ہم نے عرض کی نماز کیسے پڑھیں؟ ہم رونے لگے اور آپ بھی رونے لگے، پھر فرمایا، ٹھیرو اللہ تمھیں بخشے اور تمھارے نبی کی طرف سے تمھیں جزائے خیر دے، جب غسل و کفن سے فارغ ہو جاؤ تو میرے حجرے میں میری چارپائی پر میری قبر کے کونے کے پاس لا دینا ذرا ایک گھڑی کے لیے سب باہر چلے جانا کیونکہ سب سے پہلے مجھ پر اللہ رحمت بھیجیں گے جو الذی یصلی علیکم وملائکۃ پھر ملائکہ کو اجازت دیں گے مخلوق خدا میں سب سے پہلے

Marfat.com

جبریل نماز پڑھیں گے پھر میکائل پھر اسرافیل پھر ملک الموت بہت سارے فرشتوں کے ساتھ پھر سارے فرشتے پھر تم لوگ۔ میرے پاس گروہ در گروہ آنا اور گروہ گروہ نماز پڑھنا و سلموا تسلیما ۔ مجھے تکبیر، چیخ و پکار اور آہ و زاری سے تکلیف نہ دینا چاہیئے کہ پہلے امام اور میرے قریبی اہل بیت نماز پڑھیں پھر عورتیں پھر بچے۔ ابوبکر صدیق نے دریافت کیا تو قبر میں کون داخل کرے گا؟ فرمایا میرے اہل بیت سے قریب ترین لوگ پھر ان سے قریب والے بہت سارے ملائکہ کے ساتھ، تم انہیں نہ دیکھ سکو گے مگر وہ تمہیں دیکھیں گے۔ جو میرے بعد آنے والوں کو میرا سلام پہنچانا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جس دن وفات ہونی تھی تو شروع دن میں کچھ سہولت معلوم ہوئی تو لوگ خوش خوش اپنے گھروں کو ضروریات کے لیے چلے گئے اور صرف عورتیں رہ گئیں ہم سب بڑے خوش تھے کہ کبھی اتنے خوش نہ ہوئے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا، باہر چلی جاؤ، فرشتہ اجازت چاہتا ہے، تو میرے سوا سب عورتیں نکل گئیں آپ کا سر مبارک میری گود میں تھا، میں حجرے میں ایک طرف کو ہو گئی آپ دیر تک فرشتے سے باتیں کرتے رہے پھر آپ نے میری گود میں سر رکھ دیا اور عورتوں سے کہا آجاؤ، میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ جبریل تو نہیں معلوم ہوتے، فرمایا یہ ملک الموت ہے آکر کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ نے مجھے بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ بغیر اجازت لیے داخل نہ ہوں اگر اجازت نہ دیں تو واپس چلا جاؤں اور اگر اجازت دیں تو آجاؤں، مجھے حکم دیا ہے کہ جب تک آپ خود نہ فرمائیں روح قبض نہ کروں تو کیا ارشاد ہے؟ نبی نے فرمایا ذرا ٹھہر جاتا آنکہ جبریل آجائے کیونکہ یہ وقت جبریل کے آنے کا ہے عائشہ کہتی ہیں آپ نے ہمیں ایسا حکم دیا جس کا ہمارے پاس کوئی جواب نہ تھا، ہم سب خاموش ہو گئے اور سارے اہل بیت عظمت و ہیبت سے آپ کے حکم کی تکمیل میں بالکل ساکت و صامت ہو گئے۔ چنانچہ جبریل اپنے وقت پر آن پہنچے اور سلام کیا، میں ان کی سرسراہٹ کو پہچان گئی، اہل بیت باہر چلے گئے، جبریل بولے اللہ آپ کو سلام کہتا ہے اور پوچھتا ہے کیسے مزاج ہیں؟ حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے مگر آپ کے شرف و کرامت کو زیادہ کرنا چاہتا ہے تاکہ امت کے لیے سنت بنے، آپ نے فرمایا میرے درد ہے، جبریل نے کہا تو خوش ہو جایئے اللہ چاہتا ہے کہ آپ کو وہاں پہنچا دے جہاں کا آپ کے لیے ارادہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اے جبریل ملک الموت اجازت چاہتا ہے، جبریل نے کہا، پروردگار آپ کا مشتاق ہے کیا میں نے آپ کو بتایا نہیں کہ وہ کیا چاہتا ہے قسم بخدا ملک الموت اسی لیے آیا ہے کہ پروردگار آپ کا مشتاق ہے، فرمایا تو تم یہاں سے نہ جانا جب تک کہ وہ نہ آجائے پھر آپ نے عورتوں کو اندر آنے کی اجازت دے

Marfat.com

دی اور فرمایا اے فاطمہ! قریب آ، وہ آپ پر جھک گئیں تو کچھ کان میں کہا۔ انھوں نے سر اٹھایا تو آنکھیں آنسوؤں سے بھری تھیں اور بول نہ سکتی تھیں پھر فرمایا اپنا سر مجھ سے قریب کر انھوں نے سر جھکا لیا آپ نے سرگوشی کی، سر اٹھایا تو ہنس رہی تھیں مگر اب بھی بول نہ سکتی تھیں۔ میں یہ بات عجیب معلوم ہوئی تو ان سے پوچھا۔ وہ کہنے لگیں آپ نے فرمایا کہ آج میری وفات ہے تو میں رو پڑی اور دوسری بار میں فرمایا میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ میرے خاندان میں تو سب سے پہلے مجھ سے ملے اور میرے ساتھ رہے تو میں ہنس پڑی۔ عائشہ کہتی ہیں ملک الموت نے سلام کیا اور اجازت چاہی۔ آپ نے اجازت دے دی، اس نے پوچھا اے محمد! کیا چاہتے ہو؟ فرمایا مجھے ابھی میرے رب سے ملا دے۔ کہا ہاں آج ہی سنیے آپ کا رب آپ کا مشتاق ہے!۔ جیسا آپ کے بارے میں متردد ہوا کسی کے بارے میں نہیں ہوا اور کسی کے پاس جانے سے نہیں روکا مگر آپ کے پاس اجازت لے کر ہی جانے کا حکم دیا آپ کی گھڑی آن پہنچی ہے یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔ عائشہ کہتی ہیں، جبرئیل آئے اور کہا "السلام علیک یا رسول اللہ! یہ آخری بار ہے زمین پر میں آئی ہے، دنیا لپیٹ دی گئی اب مجھے زمین پر آپ کے سوا کسی سے کوئی سروکار نہیں اور سوائے آپ کے رخِ انور کے کوئی اور صورت نہیں پھر ہمیشہ اپنے مقام ہی پر رہنا ہے، ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا گھر میں کوئی بھی ایسا نہ تھا جو ایک لفظ بھی بول سکے کیونکہ ہم نے عجیب و غریب باتیں دیکھیں ادھر ہمارا غم و خوف سے برا حال تھا۔ میں رسول اللہ کی طرف بڑھی تاکہ ان کا سر اپنے سینے کے درمیان رکھ سکوں۔

میں نے آپ کے سینے کو تھاما، آپ پر غشی طاری ہونے لگی حتیٰ کہ بے حال ہو گئے اور پیشانی عرق آلود ہو گئی کہ اس سے زیادہ خوشبودار پسینہ میں نے کسی انسان کا نہیں دیکھا نہ آپ سے بہتر کسی انسان کو پایا، میں پسینہ پونچھنے لگی، جب بھی آپ کو افاقہ ہوتا تو کہتی میرے ماں باپ، جان، خاندان اور مال آپ پر قربان آپ کی پیشانی پر کس قدر پسینہ ہے، آپ نے فرمایا اے عائشہ! مؤمن کی جان پسینہ سے خارج ہوتی ہے اور کافر کی اس کی باچھ سے جیسے گدھے کا سانس نکلتا ہے۔ اب تو ہم ڈر گئے اور ہم نے اپنے گھروں کی طرف آدمی بھیجا، سب سے پہلے جو شخص آیا وہ میرے بھائی تھے مگر وہ رسول اللہ کو دیکھ نہ سکے کیونکہ میں نے انھیں اپنے والد ماجد کو بلانے کے لیے بھیج دیا تھا لیکن آپ کسی کے آنے سے پہلے ہی وفات پا چکے، اللہ نے سب لوگوں کو اس لیے روک دیا تھا کہ جبریل و میکائیل کو بھیج دیا تھا، جب بھی آپ پر بے ہوشی طاری ہوتی فرماتے

Marfat.com

الی الرفیق الاعلیٰ، عائشہ بیان کرتی ہیں آپ کی وفات چاشت اور نصف النہار کے درمیان ہوئی، دوشنبہ تھا۔ صلوٰت اللہ علیہ۔

وفات ابی بکر

جب حضرت ابوبکر کا دم نزع ہوا تو حضرت عائشہ نے یہ شعر پڑھا

لعمرک ما یغنی الثراء من الفتیٰ

اذا حشرجت یوما وضاق بها الصدر

قسم ہے تیری عمر کی انسان کو دولت نہیں بچا سکتی۔ جبکہ دم سینے میں گھٹنے لگے۔

حضرت ابوبکر نے چہرہ کھولا، فرمایا ایسے نہ کہو یوں کہو۔

وجاءت سکرة الموت بالحق ذلک ما کنت منه تحید

سکرات موت آن پہنچے حق کے ساتھ یہ وہ ہے جس سے تو اعراض کرتا تھا

دیکھو میرے یہ دونوں کپڑوں کو دھو کر کفن بنا دینا کیونکہ زندوں کو نئے کی بہ نسبت مردوں کے زیادہ ضرورت پڑتی ہے۔ حضرت عائشہ نے ان کی وفات کے وقت یہ شعر پڑھا۔

وابیض یستسقی الغمام بوجهه

ربیع الیتامیٰ عصمة للارامل

ایک سپید رو جس کے ذریعہ بارش کی طلب کی جاتی ہے۔ جو یتیموں کی بہار اور بیواؤں کی عصمت ہے۔

حضرت ابوبکر نے فرمایا یہ تو رسول اللہ کی شان ہے۔ لوگ آئے کہنے لگے کسی طبیب کو بلا لائیں فرمایا طبیب تو دیکھ چکا کہنے لگا انی فعال لما ارید (میں گزرتا ہوں جو ارادہ کرتا ہوں) سلمان فارسی عیادت کے لیے تشریف لائے کہنے لگے اے ابوبکر وصیت کیجئے، فرمایا "اللہ تم پر دنیا کو کھول دے گا تو بقدر ضرورت لینا اور بالیقین جان لے کہ جس نے نماز صبح پڑھی وہ اللہ کی امان میں ہو گیا لہٰذا اللہ کے ذمہ میں خلل نہ ڈالنا کہ تجھے منہ کے بل آگ میں جھونک دے"

جب آپ کی حالت خراب ہو گئی تو لوگوں نے کہا اپنا خلیفہ بنا دیجئے، آپ نے عمر بن الخطاب کو بنا دیا تو لوگوں نے کہا سخت دل والے کو خلیفہ بنا دیا، پروردگار کو کیا جواب دو گے؟ فرمایا کہہ دونگا "تیری مخلوق پر سب سے بہتر کو خلیفہ بنا آیا ہوں"۔ رضی اللہ عنہما، آمین۔

وفاتِ عمر فاروق

عمرو بن میمون کہتے ہیں، جس وقت عمر بن الخطاب پر حملہ ہوا میں اور ان کے درمیان صرف عبداللہ بن عباس تھے جب آپ دو صفوں کے درمیان سے گزرتے تو ذرا تغیر تے صف میں کوئی خرابی دیکھتے تو فرماتے درست کرو اگر کوئی خرابی نہ پاتے تو آگے بڑھ جاتے چنانچہ تکبیر کہی اور شاید سورہ یوسف، نحل یا کوئی اور سورت پہلی رکعت میں پڑھی تاکہ لوگ شریک جماعت ہو جائیں تکبیر کہتے ہی فرمایا مجھے قتل کر دیا یا یہ فرمایا مجھے کتے نے کھا لیا پھر ابو لؤلؤ نے دو دھاری چھری سے چاروں طرف سے حملے شروع کر دیے کوئی تیرہ آدمی زخمی کیے جن میں سے نو یا سات وفات پا گئے، ایک مسلمان نے جو یہ دیکھا تو اس پر اپنا چوغہ پھینک کر مارا جب اس وحشی کو یقین ہو گیا کہ پکڑ لیا جاؤں گا تو اپنے گلے پر چھری پھیر لی۔

روایت ہے کہ آپ نے حضرت عبداللہ کو ام المؤمنین عائشہ کی خدمت میں بھیجا اور کہا سلام کے بعد کہنا کہ عمر (امیر المومنین نہ کہنا کیونکہ اب میں امیر نہیں رہا) اپنے دونوں دوستوں کے ساتھ دفن ہونا چاہتے ہیں، عبداللہ گئے اور سلام کیا اور اجازت چاہی پھر حاضر خدمت ہوئے وہ بیٹھی رو رہی تھیں، عرض کی عمر سلام کہتے ہیں اور اپنے دونوں دوستوں کے ساتھ دفن ہونا چاہتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا وہ جگہ تو میں نے اپنے لیے رکھی تھی مگر اب میں اپنے آپ کو ترجیح نہیں دے سکتی جب وہ واپس لوٹے تو حضرت عمر سے کہا گیا عبداللہ بن عمر آ رہے ہیں، فرمایا مجھے اٹھاؤ تو ایک شخص نے سہارا دیا دریافت کیا کیا خبر لائے؟ عرض کی امیر المومنین جو آپ کی خواہش تھی۔ فرمایا الحمد للہ مجھے اس سے زیادہ اور کوئی چیز اہم نہ تھی، جب میری روح قبض ہو جائے تو جنازہ لے جا کر عائشہ سے اجازت طلب کرنا اگر اجازت دے دیں تو وہیں اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دینا۔ ام المومنین حفصہ تشریف لائیں، عورتیں ان کی پردہ داری کر رہی تھیں، عورتوں نے انھیں آتے دیکھا تو کھڑی ہو گئیں آپ اندر آئیں اور دیر تک روتی رہیں۔ لوگوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو وہ اندر چلی گئیں، اندر سے رونے کی آواز آ رہی تھی۔ لوگوں نے کہا امیر المومنین وصیت کیجئے اور کسی کو خلیفہ بنائیے فرمایا: میں ان لوگوں سے زیادہ کسی کو مستحق نہیں سمجھتا کہ رسول اللہ دم وفات تک ان سے خوش رہے، آپ نے علی، عثمان، زبیر، طلحہ، سعد اور عبدالرحمان کے نام گنائے اور کہا عبداللہ کو شریک مشورہ کرنا مگر اسے خلیفہ منتخب نہ کرنا۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ سے جبریل نے کہا، اسلام وفات عمر پر روئے گا۔"

وفاتِ عثمان

آپ کی شہادت کا قصہ مشہور ہے، عبداللہ بن سلام کہتے ہیں میں اپنے بھائی عثمان کے پاس سلام کرنے گیا آپ محصور تھے، اندر گیا تو فرمایا مرحبا اے برادر! میں نے رسول اللہ کو اس کھڑکی سے دیکھا، فرمایا اے عثمان تیرا محاصرہ کرلیا؟ میں نے عرض کی ہاں۔ فرمایا تجھے پیاسا رکھا؟ میں نے عرض کی ہاں، تو ایک ڈول میں پانی بھر کر مجھے دیا۔ میں نے پیا اور خوب سیراب ہوا حتیٰ کہ اس کی ٹھنڈک اپنے سینے اور پٹھوں میں پا رہا ہوں۔ فرمایا اگر تم چاہو تو مدد کروں اور اگر چاہو تو ہمارے پاس افطار کرنا؟ تو میں نے آپ کے پاس افطار کرنا پسند کیا۔ اسی دن آپ شہید کر دیئے گئے۔

حضرت عبداللہ بن سلام نے حاضرین سے کہا "مرتے دم عثمان نے کنگھا کیا، فرماتے جاتے تھے اے اللہ! امت محمد کو تین پر متفق کر دے۔ اگر آپ یہ دعا کرتے کہ کبھی بھی متفق نہ ہوں تو قیامت تک وہ کبھی متفق نہ ہو پاتے۔

وفاتِ علی

حنظلی بیان کرتے ہیں جس رات آپ زخمی کیے گئے تو ابن النیاح حلوٰۃ فجر کے وقت نماز کی اطلاع دینے آئے آپ بیٹھے تھے کچھ سست سے تھے۔ انھوں نے پھر دوبارہ کہا تب بھی آپ اسی طرح رہے، تیسری بار پر آپ کھڑے ہو گئے چلتے جاتے تھے اور یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے۔

"اپنا سینہ موت کے لیے باندھ لے　　کیونکہ موت آنی ہے
موت سے نہ گھبرا　　جبکہ وہ تیری وادی میں اُترے

چھوٹے دروازے پر پہنچے تو ابن ملجم نے حملہ کر دیا، امِ کلثوم بنتِ علی یہ کہتی نکلیں "ارے یہ صبح کی نماز میرے حق میں کیسی ہے۔ میرے شوہر امیر المومنین نمازِ فجر میں شہید کیے گئے اور میرا باپ بھی۔" ایک بڈھے قریشی نے بیان کیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کے جب تلوار ماری گئی تو فرمایا "رب کعبہ کی قسم میں فلاح پا گیا۔"

مرنے والوں کی باتیں

جب حضرت معاویہ پر دمِ وفات آیا تو فرمایا مجھے بٹھا دو لوگوں نے بٹھا دیا تو اللہ کا ذکر کرنے لگے پھر رو پڑے اور بولے اے معاویہ! تو اپنے پروردگار کو بڑھاپے میں اور دم نکلتے یاد کر رہا ہے، جب شاخِ شباب تازہ تھی جب نہ کیا پھر رو پڑے حتیٰ کہ ہچکیاں نکل گئیں اور کہنے لگے "اے پروردگار! گنہگار بوڑھے پر رحم کر جس کا دل سخت ہے، اے اللہ! لغزشوں کو معاف فرما اور حلم کا برتاؤ کر جو تیرے سوا کسی سے

Marfat.com

اُمید نہیں رکھتا اور جس نے تیرے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کیا۔

حضرت معاذ نے دم نزع فرمایا: اے اللہ! میں تجھ سے ڈرا کرتا تھا مگر آج اُمیدوار ہوں۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں دنیا سے محبت نہیں رکھتا تھا۔ طول بقائے زندگی نہیں چاہتا تھا کہ نہروں کے لئے بیٹھوں اور باغ لگاؤں بلکہ دو پہر کی پیاس، روزے اور علماء کی مجالس کے لیے پسند کرتا تھا۔"

ذوالنون سے پوچھا گیا کس بات کی خواہش ہے؟ فرمایا یہ مرنے سے ایک لحظہ پہلے ہی اسے پہچان لوں۔"

احوالِ قبر

حضرت ضحاک بیان کرتے ہیں رسول اللہ سے دریافت کیا گیا سب سے بڑا زاہد کون ہے؟ فرمایا جو قبر اور کفن ہو جانے کو نہیں بھولا اور زینت دنیا کے پیچھے نہیں پڑا۔ باقی کو فانی پر ترجیح دی جس نے آنے والی کل کو اپنی زندگی کا دن نہیں شمار کیا اور اپنے آپ کو اہل قبور سے جانا۔

حسن بن صالح جب کبھی قبروں پر جاتے تو فرماتے "تم بظاہر کتنی اچھی ہو مگر اندر تو سیت ہی بھری ہے۔" داؤد علیہ السلام ایک عورت کے پاس سے گزرے جو رو رہی تھی اور یہ شعر پڑھ رہی تھی ؎

مذاکرے میں مرجاؤں جبکہ تجھے قبر میں اتار دیا گیا
اب نیند کہاں جب کہ تجھے سلا دیا گیا

پھر کہنے لگی کاش بیلے مجھے معلوم ہوتا کہ تیرے کونسے گال کو کیڑے لپٹ گئے ہیں۔ حضرت داؤد نے یہ بات سنی تو غش کھا کر گر پڑے۔

اولاد کی موت

جب تمہارا کوئی بیٹا یا قرابت دار مر جائے تو اُسے ایسا سمجھو جو کسی سفر میں آگے چلا گیا اور تمہیں ضرور پیچھے جانا ہے یا ایسا کہ جیسے کوئی تم سے پہلے اپنے وطن پہنچ گیا اور تم اب پہنچنے والے ہو۔ اگر تمہیں اس بات کا یقین ہو گا تو موت گراں نہیں گزرے گی۔

کبھی کبھی زیارتِ قبور کے لیے جاتے رہنا چاہیئے کیونکہ اگرچہ شروع میں اجازت نہیں دی گئی تھی مگر بعد میں اس کی اجازت دے دی گئی تھی۔ حضرت ابوذر کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا: "قبروں کی زیارت کیا کرو اور ان کے ذریعہ آخرت کو یاد کیا کرو۔ مردوں کو غسل دیا کرو کیونکہ باعث

Marfat.com

عبرت ہے۔"

فرماتے ہیں، جنازوں کی نماز پڑھا کرو شاید تمہیں غم ہو، غمگین اللہ کے سائے میں ہوتا ہے۔ نیز فرمایا۔ اپنے مُردوں کی زیارت کیا کرو۔ سلام کیا کرو۔ نماز پڑھا کرو کیونکہ ان باتوں میں تمہارے لیے عبرت ہے۔"

حقیقتِ موت

جیسا کہ آیات و احادیث اور نظر و اعتبار سے ثابت ہے، موت، بدن سے رُوح کے جدا ہو جانے کو کہتے ہیں۔ رُوح کے معدوم ہو جانے کو نہیں کہتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ راہ خدا میں قتل کیے گئے انہیں مردہ نہ کہو وہ تو پروردگار کے پاس زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں اور خوش ہیں۔

یہ آیت شہیدوں کے بارے میں ہے اور حدیث، اشقیا کے بارے میں بتاتی ہے کہ رسول خدا نے یوم بدر میں مردانِ قریش سے جو قتل ہو چکے تھے کہا، "اے فلاں! اے فلاں! میں نے تو جو میرے رب نے کہا تھا حق پایا تو کیا تمہارے پروردگار نے جو وعدہ کیا تھا وہ تم نے حق پایا؟ آپ سے دریافت کیا گیا آپ انہیں کیوں پکار رہے ہیں یہ تو مر چکے ہیں؟ فرمایا، "قسم اس ذات کی جس کے ہاتھوں میں میری جان ہے یہ لوگ تم سے زیادہ اس بات کو سُن رہے ہیں مگر جواب نہیں دے سکتے۔"

حضرت ابو ایوب انصاری نے جن سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا "جب مومن کی روح قبض کی جاتی ہے تو اللہ کے اہلِ رحمت اس طرح ملاقات کرتے ہیں جیسے دُنیا والے خوش خبری سنانے والے سے کہتے ہیں ذرا اپنے بھائی کو مہلت دو کہ آرام لے لے کیونکہ وہ بڑی تکلیف میں تھا پھر وہ پوچھتے ہیں فلاں نے کیا کیا اور فلانی نے کیا کیا اور کیا فلانی عورت کی شادی ہو گئی؟ اگر وہ کسی آدمی کے بارے میں دریافت کرتے ہیں جو اس سے پہلے مر چکا تو وہ کہتا ہے وہ تو تجھ سے پہلے مر چکا، یہ سُن کر سب کہتے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون جہنم رسید ہوا۔

قبر کی مُردے سے گفتگو

رسول اللہ فرماتے ہیں، "جب مُردہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے، اے ابن آدم تجھ پر افسوس! تو کیوں مغرور رہا تجھے پتا نہیں تھا کہ میں فتنہ کا گھر، تاریکی والا، تنہائی کی کوٹھڑی اور کیڑوں کا مخزن ہوں؟ تو میرے پاس سے گزر جاتا تھا تو کیوں دھوکے میں تھا؟ اگر اس کا عمل صالح ہوتا ہے تو اس کی

طرف سے ایک جواب دینے والا جواب دیتا ہے تجھے معلوم نہیں کہ یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کرتا تھا، قبر کہتی ہے تب تو میں اس کے لیے سرسبز و شاداب ہو جاؤں گی، اس کا جسم نور بن جائے گا اور رحمت اللہ کی طرف چڑھ جائے گی۔

عذاب قبر وغیرہ

حضرت براء بن عازب روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ ایک انصاری کے جنازے میں گئے آپ نے بیٹھ کر اس کی قبر پر بیٹھ کے پھر تین بار فرمایا۔ اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں پھر فرمایا: اگر مومن آخرت کا بندہ ہوتا ہے تو اللہ ملائکہ بھیجتے ہیں جن کے چہرے سورج جیسے ہوتے ہیں ان کے ساتھ حنوط اور کفن ہوتا ہے جہاں تک اس کی نظر جاتی ہے فرشتے ہی فرشتے نظر آتے ہیں، جب روح نکل جاتی ہے تو زمین و آسمان کے سارے فرشتے اس کو سلام بھیجتے ہیں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں وہ ہر دروازے سے داخل ہونا پسند کرتا ہے جب روح کو اوپر لے جایا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے اے رب! میں تیرا فلاں بندہ ہوں اللہ کہتا ہے اسے واپس لے جاؤ اور دکھاؤ جو کچھ میں نے اس کی تکریم میں تیار کیا ہے، کیونکہ میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ ہم تجھے اسی سے پیدا کریں گے، اسی میں واپس کریں گے اور اسی سے دوبارہ اٹھائیں گے۔ جب لوگ واپس جانے لگتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے جتنی کہ اس سے پوچھا جاتا ہے اے شخص! تیرا رب کون ہے؟ کیا دین ہے؟ اور کون نبی ہے؟ وہ کہتا ہے میرا پروردگار اللہ ہے، دین اسلام ہے اور نبی محمد ہیں، وہ اسے بری طرح جھڑکتے ہیں یہ آخری آزمائش ہے جو مردے کو پیش آتی ہے، جب وہ صحیح جواب دیتا ہے تو پکارنے والا پکارتا ہے تو نے سچ کہا، یہی مطلب ہے اللہ کے اس قول کا، اللہ ثابت قدم رکھتا ہے ان لوگوں کو جو حیات دنیوی میں ثابت قدم رہے اور آخرت میں بھی۔ پھر ایک حسین صورت اچھی خوشبو اور اچھے کپڑوں والا آتا ہے کہتا ہے اپنے پروردگار کی رحمت کی بشارت لے اور جنتوں کی جن میں دائمی راحت ہے۔ وہ کہتا ہے اللہ تجھے بھلائی کی بشارت دے تو کون ہے؟ وہ کہتا ہے میں تیرا عمل صالح ہوں بخدا تو طاعت کی طرف جلدی کرتا تھا اور معصیت کی طرف سست تھا، اللہ تجھے جزائے خیر دے۔ پھر ایک ہاتف آواز دیتا ہے اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھاؤ اور جنت کی طرف دروازہ کھول دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا جاتا ہے، مردہ کہتا ہے کہ اے اللہ! قیامت جلدی قائم کرنا کہ میں اپنے اہل و عیال اور مال کی طرف لوٹ سکوں، رہا کافر اگر اس کا رخ آخرت کی

Marfat.com

کی طرف تھا اور دُنیا سے منقطع رہا تو سخت مزاج فرشتے اتارے جاتے ہیں وہ آگ کے کپڑے پہنے ہوتے ہیں اور ان کے پاجامے قطران کے ہوتے ہیں۔ جب اس کی جان نکلتی ہے تو ہر آسمانی فرشتہ لعنت کرتا ہے اور آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں وہ کسی بھی دروازے سے داخل ہونا پسند نہیں کرتا۔ اس کی رُوح چڑھائی جاتی ہے تو پھینک دی جاتی ہے، فرشتے کہتے ہیں اے پروردگار! تیرا فلاں بندہ ہے جسے نہ آسمان قبول کرتا ہے نہ زمین، اللہ فرماتا ہے لوٹا لے جاؤ اور اُسے دکھاؤ میں نے اُس کے لیے کیا برائی تیار کی ہے کیونکہ میں نے وعدہ کیا تھا کہ اُسی سے پیدا کیا، اسی میں لوٹاؤں گا اور اُسی سے پھر برآمد کروں گا۔ جب مُردے کو دفن کر کے لوگ لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سُنتا ہے حتیٰ کہ اس سے پُوچھا جاتا ہے اے شخص! تیرا رب کون ہے؟ کیا دین ہے؟ اور نبی کون ہے؟ وہ کہتا ہے معلوم نہیں تو فرشتے کہتے ہیں نہ تو نے جانا۔ پھر ایک بدصورت، بدبودار، برے کپڑے پہنے فرشتہ آتا ہے کہتا ہے تجھے اللہ کی ناراضی اور عذاب دائمی کی بشارت ہو، وہ کہتا ہے خدا تجھے بری بشارت دے تو کون ہے؟ وہ کہتا ہے میں تیرا خبیث عمل ہوں، واللہ میں جانتا ہوں کہ اللہ کی معصیت کی طرف دوڑتا تھا اور طاعت میں تساہل برتتا تھا۔ اللہ تجھے بری جزا دے، وہ کہتا ہے خدا تجھے بھی بری جزا دے پھر اس پر ایک گونگا بہرا اندھا فرشتہ تعینات کر دیا جاتا ہے جس کے پاس لوہے کی سلاخ ہوتی کہ جن و انسان بھی اٹھانا چاہیں تو نہ اُٹھا سکیں اور اگر پہاڑ پر بھی ماری جائے تو ریزہ ریزہ ہو جائے وہ اس پر مارتا ہے تو مٹی بن جاتا ہے پھر روح لوٹ آتی ہے اور وہ اس کی آنکھوں کے درمیان مارتا ہے کہ سارے اہل ارض سُنتے ہیں بس جن و انس ہی نہیں سُن سکتے پھر ایک پکارنے والا پکارتا ہے اس کے لیے آگ کے دو تختے بچھا دو اور آگ کی طرف دروازہ کھول دو چنانچہ ایسا ہی کیا جاتا ہے۔"

نیز فرمایا: "مومن اپنی قبر میں ایک سبز باغ میں ہوتا ہے، اس کے لیے ستر گز زمین وسیع کر دی جاتی ہے اور روشنی کی جاتی ہے حتیٰ کہ چودھویں کے چاند جیسی روشنی ہو جاتی ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ آیت کس بات میں اتاری گئی ہے فان لہٗ معیشۃ ضنکا، صحابہ نے عرض کی اللہ اور اس کا رسُول زیادہ جانتے ہیں، فرمایا، کافر کے عذاب کے بارے میں ہے۔ اس پر ننانوے تنّین تعینات کر دیئے جاتے ہیں کیا تم جانتے ہو تنّین کیا ہے؟ تنّین ننانوے سانپ کا مجموعہ ہے کہ ہر سانپ کے سات سر ہوتے ہیں جو اُسے کاٹتے، چاٹتے اور پھنکارتے رہتے ہیں جب تک کہ

Marfat.com

قیامت قائم ہوگی ہے

حضرت عائشہ فرماتی ہیں رسول اللہ نے فرمایا قیامت ہوگی مگر اس سے کوئی عالم رہتا یا کہتا پاتا تو سعد بن معاذ نجات پاتے۔ جب آپ نے حضرت عمر اور نکیرین کا بیان کیا تو انہوں نے دریافت کیا

یا رسول اللہ کیا اس دم میری عقل میرے ساتھ ہوگی؟ فرمایا ہاں جو ہوش تب تھے ان دونوں کے لیے کافی ہوجائیں گے۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عقل موت سے زائل نہیں ہوتی جیسا کہ اس کا ذکر گزر چکا ہے۔

نفخۂ صور

تم نے سمجھ جان چکے ہو کہ میت پر کیسے کیسے وقت ہوں اور سکرات طاری ہوتے ہیں اور وہ خاتمہ کے بارے میں کتنے خطرناک ہیں پھر یہ کہ مردہ ظلمت قبر اور اس کے کیڑوں کو جھیلتا ہے پھر نکیرین کے سوال کو پھر عذاب قبر اگر بدبخت ہو۔

ان تمام سے سب سے بڑا ہول وہ ہے جو ان کے سامنے ہوتا ہے یعنی نفخۂ صور اور پھر اٹھایا جانا۔ خدا کے سامنے پیش ہونا، قلیل و کثیر کے بارے میں سوال، میزان کا حساب کے لیے قائم کیا جانا، پھر پل صراط سے گزرنا پھر جہنم کا انتظار فیصلہ کے وقت۔ ان احوال و اہوال کا جاننا ضروری ہے۔ پھر علی سبیل الجزم ان پر ایمان لانا اور تصدیق کرنا، بعد ازاں ان پر غور کرنا تاکہ ان کے لیے مستعد ہوجائے۔ بعض لوگوں کے دلوں کے اندر قیامت کے دن کے بارے میں ایمان پوری طرح داخل نہیں ہوا کیونکہ ہم دیکھتے ہیں وہ گرمی اور جاڑے کے لیے تو بڑی تیاری کرتے ہیں مگر جہنم کی آگ اور زمہریر کے لیے کچھ بھی نہیں کرتے۔

نفخۂ صور کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "صور پھونکا گیا تو زمین و آسمان والے ہوگئے مگر جسے اللہ چاہے اور دوبارہ پھونکا گیا تو وہ کھڑے ہوئے دیکھتے ہیں"

صیحق کا مطلب ہے رگیا اور من شاء اللہ جسے اللہ چاہے اسے سے مراد جبرئیل میکائیل اسرافیل اور ملک الموت مراد ہیں۔ پھر ملک الموت کو جبرئیل کی روح قبض کرنے کا حکم ہوگا پھر روح اسرافیل کو پھر روح میکائیل کو پھر ملک الموت کو مرجانے کا حکم ہوگا تو وہ مرجانے کا بعد ازاں دوبارہ نفخۂ صور ہوگا تو لوگ کھڑے دیکھ رہے ہوں گے پھر میدان محشر کی طرف ہنکائے جائیں گے سب ننگے اور ننگے پاؤں ہوں گے کہ ہر ایک پسینے میں اپنے گناہوں کے مطابق ڈوبا ہوگا۔ سب پر سے

Marfat.com

روز ان کی آنکھیں کھلی رہ جائیں گی آنکھیں پتھرا جائیں گی۔

یہ چھوٹی بڑی چیزوں کے بارے میں وزن کیا جائے گا اور نظام کا مطالبہ کیا جائے گا پھر صراط کی طرف ہانکے جائیں گے جیسا کہ ہم باب اعتقادیات میں ذکر کر چکے ہیں۔ اللہ فرماتے ہیں۔ انھیں صراط کی طرف جانے کی اور انھیں کھڑا کر کے سوال کیے جائیں گے۔

شفاعت | معلوم ہونا چاہیئے کہ جب گناہگاروں کے ایک گروہ پر عذاب ثابت ہو چکے گا تو ان کے بارے میں انبیاء اولیاء علماء اور ہر شخص کی سفارش قبول کی جائے گی تب اللہ کے ہاں رتبہ حاصل ہوگا۔

حوض | حضرت انس فرماتے ہیں۔ رسول اکرم کو ایک غنودگی ہوئی پھر مسکراتے ہوئے سر اٹھایا لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنسے فرمایا، مجھ پر ابھی ایک آیت اتری ہے پھر تلاوت کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر آخر تک پھر فرمایا جانتے ہو کوثر کیا ہے ہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا ایک نہر ہے پروردگار نے مجھ سے اس کا وعدہ کیا ہے اس پر ایک حوض ہے جس پر قیامت کے دن میری امت لائی جائے گی جس پر جام تاروں کے بقدر ہوں گے۔

دوزخ | دوزخ پر ہر شخص کا ورود ہوگا اللہ فرماتا ہے ثم ننجی الذین اتقوا اللہ نے حتمی فیصلہ کر دیا ہے کہ نجات صرف پرہیزگاروں کے ممکن نہیں۔ اللہ فرماتے ہیں پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دے دیں گے۔

جہنم پر ورود یقینی ہے اور تقوے سے نجات ممکن ہے لیکن اس ہولناکی کا ذکر سن کر بعض لوگ مصیبتیں جھیلنے سے سخت دلوں میں مبتلا ہوں گے۔ اور تاریکیاں ہوں گی ظالموں اور ظالموں پر آگ سایہ کناں ہوگی جہنم شدت غضب سے جوش مارتی ہوگی خیموں کی طرح ہلاکت کا نعین ہو جائے گا۔ انھیں گھٹنوں کے بل پڑی ہوں گی حتی کہ بری الذمہ نبی کو نفسی نفسی پکار اٹھیں گے۔ ہاویہ پکار اٹھے گا فلاں بن فلاں کہاں ہے جو طول امل میں عمر ضائع کرتا رہا پھر اس کی ملاحظوں سے پکڑیں گے اور عذاب شدید کی طرف کھینچ کر لے جائیں گے جہنم میں ڈالنے والے کہیں گے اور کہیں گے۔ بیشک تو بڑا عزت دار ہے۔"

Marfat.com

جنت

معلوم ہونا چاہیے کہ دار الخلود جنت ہے اور دار الفنا دنیا ہے جس قدر کہ ایک گھر سے زیادہ کا دوسرے سے تعلق ہوتا ہے اتنا ہی گہرا تعلق دنیا کا جنت سے ہے اس لیے دنیا میں خوف پیدا ہوا اور جنت کو یاد کرو تاکہ امید پیدا ہو۔ قرآن و حدیث گناہوں کی برائی سے مالا مال ہو جائے آیات و احادیث میں اہل جنت کے آرام و امن کے سامنے پیشہ اور میووں کا ذکر ہے لہٰذا طول بیانی کی ضرورت نہیں۔ احادیث سے رویت الٰہی کا ثبوت ہوتا ہے اور یہ سب سے بڑا درجہ نعیم ہے۔

جریر بن عبداللہ البجلی کہتے ہیں: ہم رسول اللہ کے پاس بیٹھے تھے آپ نے چودھویں کے چاند کو دیکھ کر فرمایا تم اپنے پروردگار کو ایسا دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو کہ اس کے دیدار میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی اگر تم طلوع شمس سے پہلے اور غروب سے پہلے نماز پر مداومت کر سکتے ہو تو ضرور کرو پھر یہ آیت تلاوت کی فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا۔ اس حدیث کی تخریج صحیحین نے کی ہے۔ امام مسلم نے اپنی صحیح میں صہیب کی روایت درج کی ہے کہ رسول اللہ نے یہ آیت پڑھی۔ للذین احسنوا الحسنیٰ و زیادہ پھر فرمایا جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ نے جو وعدہ کیا ہے پورا کرے گا وہ وعدہ کیا ہے کیا ہماری میزان کو بھاری نہیں کیا۔ ہمارے چہروں کو سپید نہیں کیا اور ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا، پھر پردہ اٹھا دیا جائے گا اور تم پروردگار کے چہرے کی طرف دیکھ سکو گے تو اس سے بڑھ کر اور کوئی عطیہ نہ ہوگا کہ اس کے چہرے کی طرف دیکھ سکو گے تو اس سے بڑھ کر اور کوئی عطیہ نہ ہوگا کہ اس کے چہرے کی طرف دیکھتے رہیں۔

رویت باری کی حدیث صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ یہ سب سے بڑی نعمت اور غایت مقصود ہے۔ ہم جس قدر بھی جنت کی نعمتوں کا ذکر کر چکے ہیں وہ سب اس کے سامنے بھلا دی جائیں گی، اہل جنت کے لیے اس سے بڑا اور کوئی سرور نہ ہوگا۔ جنت کے بیان میں اس کے متعلق کچھ ذکر کر چکے ہیں۔ انسان کی کوشش جنت کے لیے صرف اسی کے واسطے ہونی چاہیئے، رہیں باقی نعیم جنت تو ان میں بہائم بھی شریک ہیں۔ اچھی طرح سمجھ لو۔

Marfat.com

خاتمۂ کتاب

رحمتِ وُسعتِ الٰہی

بشر تفاؤل ہم چند علمی بحثیں ذکر کرتے ہیں جو وسعت رحمت الٰہی پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ رسول اللہ نیک فال کو پسند فرماتے تھے۔ ہم اللہ کے فضل و کرم اور وسعت رحمت سے امید کرتے ہیں کہ ہماری عمر کو سعادت کے ساتھ ختم فرمائے جس طرح کہ ہم نے اس کتاب کو ایسی آیتوں اور حدیثوں سے ختم کیا ہے جو اس کی بخشش اور رحمت پر دلالت کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اللہ شرک کو معاف نہیں کرتا اور اس سے کم کو معاف کر دیتا ہے" نیز فرمایا: "جو شخص برائی کرے گا یا اپنے نفس پر ظلم کرے گا پھر اللہ سے استغفار کرے گا تو اللہ کو غفور و رحیم پائے گا"

ہم اللہ سے قلم کی لغزش سے استغفار کرتے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے:
"اللہ کی رحمت کے سو حصے ہیں، ایک حصہ اس میں سے جن و انس، بہائم اور حشرات الارض میں اتارا کہ اس کی وجہ سے وہ معاشرت اور رحم کا برتاؤ کرتے ہیں، اور ننانوے حصوں سے وہ یوم قیامت اپنے بندوں پر رحم کرے گا"

روایت ہے کہ قیامت کے دن اللہ عرش کے نیچے سے ایک کتاب نکالے گا جس میں لکھا ہوگا: "میری رحمت میرے غضب سے بڑھی ہوئی ہے اور میں ارحم الراحمین ہوں" پھر جہنم سے اہل جنت کو نکالے گا۔

رسول اللہ نے فرمایا: "اللہ، روز حشر ہمارے لیے مسکراتے ہوئے تجلی کرے گا اور کہے گا اے مسلمانوں کے گروہ! خوش ہو جاؤ کیونکہ تم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے، جس کی جگہ دوزخ میں کسی یہودی یا نصرانی کو میں نے نہیں ڈال دیا" نیز فرمایا: "اللہ،

Marfat.com

آدم کی قیامت کے دن ۔ اس کی ساری ذریت سے ایک کروڑ دس لاکھ کے بارے میں سفارش کرے گا۔"

علیہ السلام کا فرمان ہے "نار سے ہر اس شخص کو نکال دو جس نے مجھے ایک دن بھی یاد کیا یا کبھی تجھ سے ڈرا۔ حدیث میں ہے "جب اہل نار، دوزخ میں جمع ہوں گے اور اہل قبلہ سے بھی ان میں وہ لوگ شامل ہوں گے جنھیں اللہ چاہے گا تو کفار دریافت کریں گے کیا تم مسلمان نہیں تھے؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں، وہ کہیں گے تو اسلام تمھیں فائدہ نہ پہنچا سکا کہ تم ہمارے ساتھ آگ میں پڑے ہو۔ وہ کہیں گے، ہم گناہ کرتے تھے لہٰذا پکڑے گئے، اللہ یہ گفتگو سن پائے گا تو اہل قبلہ سے جتنے لوگ بھی ہوں گے سب کو نکالنے کا حکم دے دے گا۔ کافر یہ دیکھیں گے تو کہیں گے کاش ہم بھی مسلمان ہوتے تو ان کی طرح ہم بھی نکال لیے جاتے، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی

ربما یود الذین کفروا	بسا اوقات تمنا کریں گے کافر کہ وہ
لو کانوا مسلمین	مسلمان ہوتے۔

حدیث ہے کہ اللہ مومن بندے پر مہربان ماں سے بھی زیادہ شفیق ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں "جس شخص کے حسنات، سیئات سے قیامت کے دن زیادہ ہوں گے۔ ایسا شخص جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوگا اور جس کے حسنات و سیئات مساوی ہوں گے اس سے آسان حساب لیا جائے گا پھر جنت میں داخل ہوگا اور رسول اللہ کی شفاعت اس شخص کے لیے ہوگی جس نے اپنے نفس کو ہلاک کر دیا ہوگا اور اپنی پیٹھ کو بوجھل کر لیا ہوگا۔"

روایت ہے کہ اللہ میاں نے حضرت موسیٰ سے کہا "تجھ سے قارون نے فریاد کی تو تو نے نہ سنی، قسم ہے میری عزت و جلال کی اگر مجھ سے فریاد کرتا تو ضرور فریاد رسی کرتا اور معاف کر دیتا۔"

عدنا بھی کہتے ہیں "میں عبادہ بن صامت کے پاس مرض الموت میں گیا تو رو پڑا، انھوں نے فرمایا، "ذرا صبر کرو، کیوں روتے ہو؟ قسم بخدا میں نے جو بھی حدیث رسول اللہ سے سنی جس میں تمھارا فائدہ دیکھا تو تم لوگوں سے بیان کر دی مگر ایک حدیث، سو وہ آج بیان کرتا ہوں کہ میرے جان نکلنے کو ہے۔ میں نے رسول اللہ سے سنا فرماتے تھے، جس کسی نے اشہدان

المرشد الامین

تصنیف :- امام غزالی

ترجمہ :- عبدالصمد صارم

مکتبہ معین الادب اُردو بازار ○ لاہور

Marfat.com